الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمۂ اردو

تذکرۃ الاولیا

(مترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بجا حق ترجمۂ کتاب ہذا

حسب فرمایش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۱۶)

باہتمام خاکپاے اولیاے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

صح ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ صح

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ولیسلی اسکوائر نمبر (۱۶)

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی کانپور

در مطبع قیومی واقع کانپور مطبوع گردید

جاہلا نکہ یہ بات غلط تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی زیارت قبر کو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کی بی بی تشریف لائین بعد زیارت جو لوگ وہان موجود تھے اُنسے مخاطب ہوکر فرمانے لگین کہ تم لوگون کو بین حضرت بایزیدؒ کے مرتبے سے آگاہ کرتی ہون سنو ایکبار مین خانۂ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد سو گئی خواب مین دیکھا کہ مین عرش کے قریب پہونچی اور پھر عرش کے نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا میدان نظر آیا جسمین ہزار ہا درخت خوشنما پھول اور پتیون کے لگے تھے اور ہر پھول کی پنکھڑی پر بایزید ولی اللہ کا ہی لکھا ہوا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مینے آپکو خواب مین دیکھا آپ سے وصیت چاہی آپ نے ایک شعر پڑھا جو مجھے یاد نہین رہا مگر مطلب اُسکا یہ ہی کہ آدمی سمندر مین ہی اور کشتی دور ہی کوشش کرکے کشتی پر بیٹھکے سمندر سے پار اُترنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا تصوف کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا آرام کو ترک کرکے محنت اختیار کرنے کو تصوف کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ بوسعید ابوالخیر رحمہ اللہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کی زیارت کو آئے تو تھوڑی دیر ٹھہرے اور چلتے وقت انھون نے کہا یہ وہ مقام ہی جہان گم شدہ چیز ملجاتی ہی۔

باب ۳ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ واقف شریعت پیشوای طریقت تھے آپ بڑے صاحب علم ظاہر و باطن تھے آپ کو اہل علم اور اہل تصوف دونون صاحب مرتبہ خیال کرتے اور بہت تعظیم سے پیش آتے تھے بڑے بڑے مشائخ کی آپ نے صحبت پائی ہی اور آپ کی تصانیف بیحد اور کرامتین بے شمار ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کو حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہما اللہ

دیکھنا تو میرے لیے لیتے آنا جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رو کر فرمانے لگے
مین موت کی تمنا کیا کرتا تھا اب معلوم ہوا کہ موت بہت مشکل ہی اور لاٹھی ٹیکتے ہوے
دنیا مین سفر کرنا آسان ہی مگر القدوم الی اللہ شدید اللہ کے سامنے جانا بہت
مشکل ہی اور منقول ہی کہ موت اور غلبۂ موت کا حال سنکر آپ خوف سے بیہوش ہو جایا
کرتے اور لوگون کو نصیحتًا فرمایا کرتے کہ موت کا سامان اوسکے آنے سے پہلے کرو اور آپ خود
بھی موت سے بہت ڈرتے تھے گو اوسکی آرزو بھی آپکو تھی حالت نزع مین آپکی یہ باتین
سنکر لوگون نے کہا بہشت آپکو مبارک ہو آپ نے کہا بہشت والے اور ہی لوگ ہین
مجھ ایسا گنہگار بہشت مین کیسے جا سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بصرہ مین علیل ہوے تو حاکم بصرہ نے آپکے ڈھونڈھنے
کا حکم دیا جب لوگون نے آپ کو تلاش کیا تو آپ کو چارپایون کی جگہ مین پیٹ کی درد
اور پیچش کی تکلیف مین بیقرار پایا مگر اس حالت مین بھی آپ یاد الٰہی سے غافل نہین
تھے اوسی شب مین لوگون نے دیکھا کہ پیچش کیوجہ سے ساٹھ بار آپ رفع حاجت کو گئے
اور واپس آکر وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے لوگون نے کہا اس حالت مین آپ گھڑی گھڑی
وضو نہ کرین آپنے فرمایا مین چاہتا ہون کہ جب میری روح نکلے تو مین باوضو ہون اور
نجس نہ ہون اسلیے کہ نجس اللہ کے سامنے جانے کے قابل نہین ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبد اللہ مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نزع کے وقت حاضر
خدمت تھا آپ نے مجھسے فرمایا میرا منھ زمین پر رکھدو اب میری موت بالکل قریب
ہی مین نے آپکا منھ زمین پر رکھدیا پھر باہر آیا تا کہ اس واقعہ کی لوگونکو خبر دون مین نے باہر
بہت لوگونکا مجمع دیکھا اونسے پوچھا تم لوگونکو اس واقعہ کی خبر کیونکر ہوئی لوگون نے
کہا ہمین خواب مین حکم ہوا کہ سفیان ثوری کے جنازے پر حاضر ہو پھر سب لوگ اندر
آئے اور آپکی حالت ردی ہوتی جاتی تھی اوسوقت آپ نے تکیہ کے نیچے سے ہزار دینار کی